کرنے والے یا فلاں دوسرے کبیرہ گناہ کرنے والے کا جنازہ کوئی مسلمان نہ پڑھے تو ہم ہرگز اس کی خلاف ورزی کی جسارت نہ کرتے۔ لیکن ایسی واضح ممانعت کی عدم موجودگی میں صحیح اور تحقیقی قول اور محتاط عمل یہی ہو سکتا ہے کہ ہم کسی شخص کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہتے تو نہ پڑھیں لیکن جو شخص کافر اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں اُس کے جنازہ کی ممانعت کا فتویٰ نہ دیں اور دوسروں کو اس کا جنازہ پڑھنے سے نہ روکیں۔

جو مسلمان کفار سے قتال کرتا ہوا جامِ شہادت نوش کرتا ہے، اس کے متعلق بھی حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس کا جنازہ پڑھنا واجب ہے لیکن متعدد دیگر ائمہ فقہا و محدثین کے نزدیک اس کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا اور اسے غسل بھی نہیں دیا جائے گا بلکہ ایسے شہید کو خون آلود کپڑوں ہی میں دفن کر دیا جائے گا۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں تامل نہیں ہے کہ اس دوسرے مسلک کے حق میں صحیح تر احادیث موجود ہیں، اگرچہ احناف کے حق میں بھی روایات ملتی ہیں۔ بہرکیف شہید کا معاملہ خاص ہے جس پر کسی دوسرے مرنے والے بالخصوص خودکشی کرنے والے کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ شہید کے پہلے قطرۂ خون کے ساتھ اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ حدیث نبوی میں تصریح ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مقتول فی سبیل اللہ کی تعظیم و تشریف اور اس کی یقینی مغفرت کے پیشِ نظر اُسے جنازے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میری اس بحث کا یہ مطلب ہرگز نہ سمجھا جائے کہ میں خودکشی کو ایک معمولی لغزش سمجھتا ہوں۔ خودکشی بہرحال قتلِ نفس اور ایک کبیرہ گناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں اس پر جہنم کی وعید مذکور ہے اور آنحضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس آلۂ قتل سے کوئی شخص اپنی جان لیتا ہے، دوزخ میں وہی اس کے لیے آلۂ عذاب بن کر اس پر دائماً مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے ذریعے سے وہ بار بار خودکشی کی ناکام کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہ فعل انتہائی بزدلی اور اپنے اللہ سے بدگمانی اور ناشکری پر دلالت کرتا ہے جو ایک مسلمان کے لیے کسی حال میں جائز نہیں۔ ایک انسان اپنی جان کا خود خالق و مالک نہیں کہ جب چاہے، جس طرح چاہے، اُسے ضائع کر دے۔ تاہم ایسا بدنصیب شخص اگر مسلمان ہے تو اس کا جنازہ میرے نزدیک جائز ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دے خواہ سزا کے بعد ہی معافی کی نوبت آئے۔